اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناقبِ خاتونِ جنت خاتونِ معظم شہزادیؑ رسولؐ اللہ

جنابِ سیدۃ السادات سیدہؑ کائنات

بنتِ رسولِؐ خدا حضرت فاطمۃ الزہرہ

سلام اللہ علیہا

ماخوذ از کتاب: داستانِ حرم

مصنف: قطب الاقطاب صدر الصدور اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقہ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione @ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناقبِ جنابِ سیدۃ السادات بنتِ رسولِ خدا حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا

تحریر ... اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Publisher: HAQ QA E ALVI UL QADRIA (trust)

نمبر 2 اہلِ ذات جنابِ سیدۃ السادات بنت رسولِ خداؐ فاطمۃ الزہرہؓ ہیں جن کے بارے میں حضورﷺ کی احادیثِ فضیلت ملاحظہ ہوں۔ ان احادیثِ پاک کے علاوہ جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کی فضیلت میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں، اس موقع پر صرف دو احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی وضاحت کافی سمجھی جائے گی۔

جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوبﷺ نے فرمایا کہ ''فاطمہؓ میرے جسم کا حصہ ہے اور یہ کہ فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس کسی نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا اور جس کسی نے اسے صدمہ پہنچایا اس نے مجھے صدمہ پہنچایا''۔ (ان دونوں ارشادات میں ظاہری و باطنی دونوں کیفیات موجود ہیں جو جنابِ سیدہؓ کی حضورﷺ کے ساتھ ظاہری اور باطنی وابستگی کا مظہر ہیں)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ ''علیؑ، فاطمہؓ، حسنؑ و حسینؑ مجھے بہت محبوب ہیں، انھوں نے جس سے جنگ کی، میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور انھوں نے جس سے صلح کی میں بھی اس سے صلح کروں گا۔'' جنابِ سیدہؓ کی حضور علیہ السلام سے وابستگی کوئی قابلِ وضاحت بات نہیں ہے کیونکہ حضورﷺ کی واحد صاحبزادی بلکہ واحد اولاد

ہیں جن سے حضورﷺ کی نسل کی بقا اللہ رب العزت نے وابستہ کی ہے۔ یوں بھی اولاد تو جسم کا حصہ ہوتی ہی ہے، اگر باپ نوری ہے اور اس کا گوشت پوست خون نوری ہے تو اولاد بھی نوری ہوگی۔ اس لحاظ سے بھی جنابِ سیدہؓ کی حضور اکرمﷺ سے نوری وابستگی ہے جو کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔ اب آپ ارجح المطالب سے اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

مناقب جنابِ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

سنِ ولادت

1۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے سنِ ولادت میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا تولدِ مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سالِ بعثت میں واقع ہوا ہے۔

2۔ عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا تولد آنحضرتﷺ کی ولادتِ باسعادت کے 41 برس بعد واقع ہوا ہے۔ (استیعاب)

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس بعد واقع ہوا ہے۔ بہر حال بقولِ صحیح آنحضرتﷺ کے مبعوث بالرسالت ہونے کے بعد حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کا تولد ہوا ہے اور احادیثِ مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہیں:

آنحضرتﷺ کا اپنی زبانِ مبارک کو جنابِ سیدہؓ کے منہ میں ڈالنا

4۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ سرورِ عالمﷺ فرماتے تھے کہ جبریلؑ جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے۔ میں نے اس کو کھایا اور خدیجۃؓ الکبریٰ اسی شب مجھ سے حاملہ ہوئیں اور فاطمہؓ کو جنم دیا،، پس جب مجھ کو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو میں فاطمہؓ کا دہن مبارک

سونگھتا ہوں۔(اخرجہ الحاکم)

5۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب فاطمہؓ تشریف لاتی ہیں، آپ ﷺ اپنی زبانِ مبارک کو ان کے منہ میں ڈال دیتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہے ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب شب معراج مجھ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور جبریلؑ مجھ کو جنت میں لے گئے اور وہ میرے پاس جنت کی ایک بہی لائے، میں نے اس کو کھایا، وہ تحلیل پا کر ایک نطفہ کی شکل بن گئی، جب میں زمین پر آیا تو اس سے جناب خدیجۃ الکبریٰؓ حاملہ ہوئیں اور اس نطفہ سے جناب فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ جب مجھے اس بہی کی طرف شوق غالب ہوتا ہے تو میں جناب فاطمہؓ کے منہ کو چومتا ہوں۔(اخرجہ الخطیب والدولابی وابوسعد فی شرف النبوۃ)

جنابِ سیدہؓ کی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ طاہرہ سلام اللہ علیہا

6۔جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ کا نامِ نامی ام المومنین صدیقۃ الکبریٰ خدیجہ بنتِ خویلد سلام اللہ علیہا ہے، جو سب سے اول آنحضرت ﷺ پر ایمان لائی ہیں، جن کے فضل میں لاتعداد احادیث وارد ہیں۔

7۔روایت ہے حضرت عمار بن یاسرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدیجہؓ کو میری امت کی عورتوں پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح کہ مریمؑ بنتِ عمران کو تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا ہوئی ہے۔(اخرجہ الدیلمی)

8۔حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب ﷺ نے چار خط کھینچے اور پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو میں نے یہ خط کیوں کھینچے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ اہلِ جنت کی عورتوں میں سے چار عورتیں افضل ہیں؛ مریمؑ بنت عمران اور خدیجہؓ بنتِ خویلد اور فاطمہؓ

Publisher: HALQAE ... QADRIA (trust) ... Block 10-A, ... e Iqbal, Karachi ... Pakistan ... @yahoo.com

بنتِ محمد ﷺ اور آسیہ بنتِ مزاحم۔ (اخرجہ الدیلمی)

جناب سیدہ بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نام مبارک کی وجہ تسمیہ

جناب سیدہ بی بی فاطمہؑ کے نام مبارک کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے:۔

1۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس لئے فاطمہؑ نام رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے۔ (اخرجہ الدیلمی)

2۔ حضرت ابنِ عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی نوع انسانی میں حور ہے، حیض ونفاس سے ظاہر (پاک) ہے، اس لئے اس کا نام فاطمہؑ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے۔ (اخرجہ النسائی)

3۔ جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یا فاطمہؑ کہہ کر پکارا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے ان کا نام نامی فاطمہؑ کیوں رکھا ہے؟ فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ان کو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔ (اخرجہ ابوالقاسم الدمشقی و نقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام)

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے القاب

اسد الغابہ میں ہے کہ جنابِ فاطمہؑ اپنے والد ماجد کے نام مبارک پر کنیت کی جاتی تھیں یعنی فاطمہ بنتِ محمد ﷺ۔

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے۔ (نزول الابرار)۔

جنابِ سیدہؑ کے اشہر القاب البتول، سیدۃ النساء، افضل النساء، خیر النساء، الصدیقہ، الزہراء، المبارکہ، الطاہرہ، الزکیہ، الراضیہ، المرضیہ، المحدثہ ہیں۔ (نزل الابرار)

البتولؑ:

جناب علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرور کائناتﷺ سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنی ہیں؟ کیونکہ ہم نے آپﷺ کو مریمؑ بتول اور فاطمہؑ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے۔ فرمایا بتول وہ ہے جس نے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنی اس کو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بیٹیوں پر حیض مکروہ ہے۔ (اخرجہ الحاکم)

سیدۃ النساءؑ:

1۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتﷺ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہیں تھیں کہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو اور تم تمام مومنین عورتوں کی سردار ہو، تم تمام اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ (اخرجہ الحاکم)

2۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ بتحقیق سرور کائناتﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا، اللہ تعالیٰ سے اس نے مجھ کو سلام کرنے کے لئے اذن طلب کیا اور مجھ کو خوشخبری سنائی کہ بتحقیق فاطمہؑ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والروجانی والحاکم و ابن حیان)

3۔ حضرت ابوسعیدؓ ناقل ہیں کہ بتحقیق پیغمبرِ خداﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ سردار ہیں اہلِ جنت کی عورتوں کی، سوا مریم بنت عمران کے۔ (اخرجہ ابویعلی و ابن حیان والطبرانی والحاکم)

4۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ مجھ کو جناب رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہؑ! تو راضی نہیں ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب مومنین عورتوں کی سردار ہو۔ (اخرجہ الدیلمی)

5۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرورِ دنیا و دین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جناب سیدہ فاطمہؓ کی عیادت کو گئے، وہ مریض تھیں۔ حضرت ﷺ نے ان سے کہا اے بیٹی! ہم یہ کیا حال ترا دیکھ رہے ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بیمار ہوگئی ہوں اور مجھ کو اس نے اور بھی ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچھ کھانے کی چیز نہیں ہے جسے میں کھا سکوں۔ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہیں ہوئی کہ تو تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ جناب سیدہ فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پس مریم بنت عمران نہاں ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردار ہے اور تو اپنے عالم کی ہو۔ (استیعاب)

6۔ جناب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے برس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جناب فاطمہؓ کو بلایا، اُن سے کوئی بات کی، وہ رونے لگیں، پھر ان سے دوسری بات کی، وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسولِ مقبول ﷺ پردہ فرما گئے، ان کے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی۔ جناب فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ حضرت ﷺ نے مجھے اپنے انتقالِ پُرملال کی خبر دی، میں رونے لگی، پھر حضرت ﷺ نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنتِ عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں، پس میں ہنس پڑی۔ (اخرجہ الترمذی)

7۔ حضرت ابوہریرہ و حضرت ابولدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؓ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہیں سوا مریم بنت عمران کے۔ (اخرجہ الدیلمی والطبرانی وابن خباب)

8۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی سب بیبیاں آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، اتنے میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا تشریف لائیں، ان کی رفتار آنحضرت ﷺ کی رفتار سے چھپتی نہیں تھی یعنی بعینہٖ آنحضرت ﷺ کی رفتار کے مشابہ تھی۔ جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو مرحبا اے میری بیٹی! کہہ کر پکارا، پھر ان سے سرگوشی کی، وہ سخت

Publisher: HALQA-E-ALVIA-U-QADRIA (trust)

روئیں، جب حضورﷺ نے ان کا غم واندوہ دیکھا دوبارہ ان سے سرگوشی کی، وہ ہنس پڑیں۔ جب حضورﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے، جناب عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے پوچھا کہ حضورﷺ نے آپؑ سے کیا سرگوشی کی تھی؟ جناب فاطمہؑ نے کہا میں ہرگز رسول اللہﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی۔ جب حضورﷺ اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو میں نے جناب فاطمہؑ سے کہا میں آ کر اس حق کی جو میرا تم پر ہے، قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ مجھے اس راز کو بتاؤ۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا اب کہ حضورﷺ انتقال فرما چکے ہیں، اب میں اس کو بیان کرتی ہوں۔ جب پہلے امر میں حضورﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو ارشاد فرمایا کہ ہر برس جبریلؑ مجھ سے ایک دفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تھے، اس سال دو دفعہ مقابلہ کیا ہے۔ میں سوا اس کے نہیں دیکھتا کہ میری رحلت قریب آ گئی ہے، پس تو خدا سے ڈریو، میں تیرا اچھا آگے جانے والا ہوں۔ جب حضورﷺ نے میرے رونے کو ملاحظہ فرمایا تو پھر مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا فاطمہؑ تو راضی نہیں ہوتی کہ تو سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار اور سب مومنین عورتوں کی سردار ہو۔ (اخرجہ البخاری والمسلم)

افضل انساءؑ:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتوں سے افضل حضرت خدیجہؑ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمدﷺ ہیں۔ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم)

خیر النساءؑ:

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ سب میری

Publisher: HALQA E ALVI (A.U.) GALERIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email ...@yahoo.com

امت کی عورتوں سے بہتر فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں۔ (اخرجہ الحاکم)

حضرت انسؓ ناقل ہیں کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ فضل میں کافی ہیں تیرے لئے سب دنیا کی عورتوں سے چار عورتیں؛ مریمؑ بنتِ عمرانؑ اور خدیجہؓ بنتِ خویلد اور فاطمہؑ بنتِ محمد ﷺ اور آسیہؑ بنتِ مزاحم۔ (اخرجہ احمد)

الصدیقہؑ:

حضرت ابوالحمراءؓ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا علیؑ تجھ کو تین ایسی باتیں عطا ہوئی ہیں کہ کسی کو نہیں ملیں اور وہ مجھ کو بھی نہیں ملیں؛ تجھ کو سسر مجھ سا ملا ہے اور مجھ کو مجھ سا نہیں ملا، تجھ کو صدیقہؑ میری بیٹی جیسی زوج ملی ہے اور مجھ کو ویسی نہیں ملی، تجھ کو حسنؑ وحسینؑ تیری صلب سے عطا ہوئے ہیں اور مجھ کو ان جیسے نہیں ملے اور البتہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ (اخرجہ الدیلمی)

جنابِ سرورِ عالم ﷺ کے نزدیک احب اہل بیتؑ ہونا جنابِ سیدہؑ کا

1۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہؑ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور دیلمی فردوس الاخبار میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کلماتِ مبارک اس وقت ارشاد فرمائے تھے جبکہ جناب علیؑ اور عباسؓ سے حضور ﷺ سے پوچھا تھا کہ آپ ﷺ کے نزدیک آپ ﷺ کے اہل سے کون زیادہ پیارا ہے۔

2۔ حضرت جمیع بن عمیر نقل کرتے ہیں کہ میں اپنی پھپھی کے ساتھ جناب ام المومنین حضرت صدیقہؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے پوچھا کہ سب لوگوں سے آنحضرت ﷺ کو کون زیادہ پیارا تھا؟

فرمانے لگیں جناب فاطمہؓ۔ پھر کہا کہ مَردوں میں سب سے زیادہ کون پیارا تھا؟ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔ (اخرجہ الترمذی والنسائی)

3۔ علامہ ابن البردیدہ روایت کرتے ہیں کہ سب عورتوں سے آنحضرت ﷺ کو جناب سیدہ فاطمہؓ پیاری تھیں اور سب مَردوں سے جناب علیؑ۔ (استیعاب)

جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا بضعہ رسول اللہ ﷺ ہونا

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لئے کیا چیز مناسب ہے؟ سب چپ ہو رہے۔ جب میں لوٹ کر گھر میں آیا تو میں جناب فاطمہؓ سے پوچھا کہ کون سی چیز عورتوں کے لئے بہتر ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ان کو مرد نہ دیکھنے پائیں۔ پس میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ (اخرجہ البزار فی مسندہ)

آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ جس نے فاطمہؓ کو ایذا دی، اس نے مجھ کو ایذا دی

مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے، جس نے اس کو ایذا دی، مجھ کو ایذا دی۔ (اخرجہ الدیلمی واحمد والحاکم)

حضرت ابنِ زبیرؓ سے منقول ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے دل کا ٹکڑا ہے، ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے۔ (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم)

مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم ﷺ جناب فاطمہؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اس کو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو، پس یہ فاطمہ بنت محمد ﷺ ہے اور میرے دل کا ٹکڑا اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے، جس نے کہ اس کو ایذا دی، مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے خدا کو

ایذادی۔ (اخرجہ ابنِ عساکر)

ذکراس بات کا کہ جناب سیدہ فاطمہؑ کا غضب اللہ تعالیٰ کا غضب ہے

جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ ﷺ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تیرے غضب کی وجہ سے غضب میں آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے۔ (اخرجہ ابویعلی والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی)

جناب سیدہؑ کا حیض ونفاس سے پاک ہونا

روایت ہے کہ سرورِ دنیا وآخرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے، اس لئے اس کا نام فاطمہؑ رکھا گیا ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس کو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے۔ (اخرجہ الدولابی)

جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہیں؟ کیونکہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ ﷺ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے، یعنی حیض اور طمث سے پاک ہو، کیونکہ حیض نبیوں کی بیٹیوں کے لئے مکروہ ہے۔ (اخرجہ الحاکم)

حضرت اسماء بنت عمیسؓ روایت کرتی ہیں کہ حضرت حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت میں جنابِ سیدہؑ کی دائی تھی، میں نے آکر کسی قسم کا خون جو عورتوں کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے جناب سیدہؑ کے لئے خون حیض ونفاس کا نہیں دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا آیا تو نہیں جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے، اس کے لئے طمث میں خون نہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ (مسند اھل البیت)

آنخضرت ﷺ کے ساتھ جناب فاطمہؓ سے زیادہ کوئی شبیہ نہیں تھا

جناب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جناب سیدہ آنخضرت ﷺ کے ساتھ شکل و شمائل میں نہایت شبیہ تھیں۔ (اخرجہ ابن عساکر)

جناب ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب فاطمہؓ سے زیادہ قیام و قعود میں بات کرتے ہوئے آنخضرت ﷺ کے ساتھ کسی کو شبیہ نہیں دیکھا۔ جب فاطمہؓ تشریف لاتیں، آنخضرت ﷺ اپنے مقام سے اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ جب آنخضرت ﷺ مریض ہوئے، جناب فاطمہؓ آنخضرت ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور حضور ﷺ پر جھک پڑیں اور چہرۂ اقدس کو چومنے لگیں اور رونے لگیں، پھر آنخضرت ﷺ پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا میں گمان کرتی تھیں جناب فاطمہؓ تمام عورتوں سے عقل مند ہیں، یہ تو معمولی عقل والی عورتوں میں سے نکلیں۔ جب سرورِ عالم ﷺ فوت ہوگئے میں نے ان سے کہا آپ کو دیکھا کہ آپ نبی ﷺ پر جھکیں تو سر اٹھا کر رونے لگیں، پھر دوبارہ ان پر جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں، آپؓ کو اس چیز پر کس نے برانگیختہ کیا تھا؟ آپؓ نے فرمایا کہ اس وقت اس کی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا، حضور ﷺ نے مجھ کو خبر دی تھی کہ ہم اس مرض میں انتقال کر جائیں گے، پس میں رو پڑی، پھر مجھ کو خبر دی کہ میں ان کو سب اہل سے پہلے ان کے ساتھ جا ملوں گی، پس میں اس وجہ سے ہنسنے لگی۔ (اخرجہ الترمذی ابوداؤد والنسائی)

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرورِ عالم ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو سب سے اوّل جناب سیدہؓ سے ملاقات فرماتے

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم ﷺ سفر کو تشریف لے جاتے تو سب

سے آخر میں جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ان سے ملتیں اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب سیدہ فاطمہؓ سے ملتے۔ (اخرجہ احمد والبیہقی)

ابوثعلبؓ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھ کر جناب سیدہ فاطمہؓ کے پاس تشریف لے جاتے۔ (اخرجہ ابو عمر)

حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب سیدہ فاطمہؓ کے پاس جاتے۔ (اسد الغابہ)

قیامت کے روز سب سے اول جنت میں جناب سیدہ فاطمہؑ کا داخل ہونا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت میں داخل ہوں گے وہ علیؑ اور فاطمہؓ ہیں۔ فاطمہؓ کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی کہ بنی اسرائیل میں مریم بنت عمران کی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپائیوں پر سوار ہو کر جائیں گے جو ان کی قوم کے مومنوں کے مطابق ہوں گے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائیں گے اور میں براق پر سوار ہوں گا اور میرے آگے فاطمہؓ ہوں گی۔ (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب)

قیامت کے روز جناب سیدہؑ کے مرور کے وقت اہل موقف کو سر جھکانے اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا

دن ہوگا، پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہلِ موقف اپنی آنکھیں بند کرلو اور اپنے سر کو جھکا دو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ صراط سے گزر جائیں۔ (اخرجہ اسمٰعیل بن احمد)

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ تعالیٰ سب اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل موقف تم اپنے سر کو جھکا لو اور اپنی آنکھوں کو بند کرلو، فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں، صراط سے گزرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ (اخرجہ الخزارزمی)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوگا دن قیامت کا، ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگوں بند کرلو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنتِ محمد ﷺ نہ گزریں۔

(اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابونعیم فی الدلائل والسیوطی)

جنابِ سیدہؓ کو جنت میں ام موسیٰؑ اور مریمؑ بنتِ عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنے کا بیان

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ساتویں آسمان پر گزر کر کے دیکھا کہ مریمؑ اور ام موسیٰؑ آسیہؓ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہؓ بنتِ خویلد کے لئے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہیں اور فاطمہ بنتِ محمد ﷺ کے لئے ستر قصر ہوں گے... جو موتیوں سے جڑے ہوئے تھے اور ان کے دروازے یاقوت کی لکڑی کے تھے۔ (اخرجہ ابن مردویہ)

جنت میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا سرورِ عالم ﷺ کے ساتھ ایک مکان میں ہونا

جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور وہ رات یہیں بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہم السلام دونوں سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت حسنؑ نے پانی مانگا اور رسول اللہ ﷺ اٹھے اور مشک کی طرف تشریف لے گئے اور پیالے میں پانی ڈالا، پھر آئے تا کہ پلائیں حسنؑ کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسینؑ نے پینے کے لئے، پس حضور ﷺ

نے انھیں روک دیا اور پہلے جناب حسنؑ کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے یا رسول اللہ ﷺ گویا آپ کو ان دونوں میں سے حسنؑ سے زیادہ الفت ہے؟ فرمایا اس لئے کہ حسنؑ نے پہلے مانگا۔ پھر فرمایا کہ میں اور تم اور یہ دونوں یعنی حسنؑ وحسینؑ اور یہ سونے والا یعنی علیؑ قیامت کے دن مکان واحد میں ہوں گے۔ (اخرجہ احمد فی المناقب)

اس حدیث سے بعض صاحبوں کا شبہ بالکل جاتا رہا ہے۔ وہ ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا سے افضل ہیں، کیونکہ امہات المومنین جنت میں سرور عالم ﷺ کے ساتھ ایک مکان اور ایک درجہ میں ہوں گی اور حضرت سیدہؑ بمعیت جناب مرتضویؑ دوسرے قصر جنت میں تشریف رکھتے ہوں گے۔ لامحالہ جناب مرتضویؑ کے مکان سے حضور ﷺ کا مکان درجہ عالی پر ہوگا۔ اس وجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا سے برتر مقام میں ہوں گی۔ اس حدیث سے یہ شبہ دور ہو جاتا ہے۔

ثعلبیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملا دیا ہے“، فرماتے ہیں کہ پروردگارِ عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجے میں رکھے گا، اگرچہ عمل میں اس سے کم تر ہوں گے۔ پھر اس آیت کو پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور ان کی اولاد۔ ایمان سے پہنچا دیا ہے ان تک ان کی اولاد اور گھٹایا نہیں اس نے ان کا کیا کچھ بھی۔“

سید جلال الدین سمہودی لکھتے ہیں کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملے گا تو آنحضرت ﷺ کی ذریت کا درجہ دیکھنا چاہیئے۔

Publisher: HALQA-E ALVIA-D-QADRIA (trust)

جناب سیدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

عبداللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الہاشمی کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے جناب فاطمہ علیہا السلام کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے۔ انؑ کی عمر اس وقت پندرہ برس اور ساڑھے پانچ مہینے تھی اور جناب علیؑ کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تھا اور زبیرؓ بن بکار کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ سے جناب علیؑ کا نکاح ہجرت کے دوسرے برس ہوا اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اس وقت پندرہ برس اور پانچ ماہ تھا۔ (استیعاب)

حارثؓ جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر اور جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے واسطے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے آنحضرت ﷺ سے خواستگاری کی۔ آنحضرت ﷺ نے انکار کیا۔ حضرت عمرؓ نے جناب علیؑ سے کہا کہ یا علیؑ آپؑ جناب فاطمہؑ کی زوجیت کے لئے مناسب معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے کہا میرے پاس تو سوائے زرہ کے اور کوئی سامانِ دنیاوی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے علیؑ سے ان کا نکاح کردیا۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ)

عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدہؑ کی خواستگاری کی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں۔ پس جناب علیؑ نے خواستگاری کی۔ حضور ﷺ نے ان سے نکاح کردیا۔

جناب ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر علیؑ نہ پیدا ہوتے تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفو نہ ہوتا۔ (اخرجہ الدیلمی)

حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ کے حضور میں موجود تھا۔ آپ ﷺ کو وحی کے سبب سے غش طاری ہوا۔ جب افاقہ میں آئے تو مجھ سے فرمایا اے انسؓ! تو جانتا ہے کہ میرے پاس جبریل خداوندِ عرش کی طرف سے کیا حکم لایا ہے؟ میں نے عرض کیا

Publisher: HALQAE ALWA ALQADRIA (trust)

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ جبریلؑ آپ ﷺ کے پاس کیا حکم لائے ہیں؟ فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ سے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہؓ کی علیؑ سے تزویج کریں۔ پس تو جا اور میرے پاس ابوبکرؓ، عمرؓ و طلحہؓ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد کے موافق انصار میں سے لوگوں کو بُلا لا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں گیا اور ان کو بلا لایا۔ پس جس وقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے، جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے بہ سبب اپنی نعمتوں کے اور معبود ہے بہ سبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بہ سبب اپنے غالب ہونے کے اور اس کی طرف لوگ گریز کرتے ہیں اس کے عذاب سے، جاری ہے حکم اس کا اس کی زمین اور اس کا آسمان ہیں۔ وہ ایسا ہے کہ اس نے خلقت کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے ان کو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے ان کو عزت بخشی ہے اور محمد ﷺ کے سبب سے ان کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عزوجل نے سسرال رشتے کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اس کے سبب سے رحموں کو ملایا ہے اور تمام خلق پر اس کو لازم کر دیا ہے اور فرمایا ہے اور اللہ ایسا ہے کہ اس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا۔ پس اس کے واسطے نسب اور سسرال رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے اور خدا کا حکم اس کی قضا قدر کی طرف جاری ہوتی ہے اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے۔ محو کر دیتا ہے اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اس کے پاس ہے اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہؓ کا علیؑ سے عقد کروں اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے فاطمہؓ کا علیؑ سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علیؑ اس بات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ واجب۔ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جمعیت عطا کرے اور ان دونوں میں برکت دے اور ان دونوں کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونوں کی نسل کو رحمت کی کنجیاں اور حکمت کی کان اور امت کے لئے امان

بنائے۔ میں یہ کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ ﷺ نے تبسم کر کے فرمایا یا علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؑ سے تیرا نکاح کروں اور میں نے تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ پس علیؑ نے کہا راضی ہوں۔ بعد اس کے حضرت علیؑ سجدہ میں گرے شکر کرنے کے لئے۔ پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونوں سے پاکیزہ اولاد بکثرت پیدا کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ واللہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان دونوں سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے۔ (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو حاتم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب سیدہ فاطمہؑ کا عقد کر دیا، لوگوں کو ان کے جہیز کی تیاری کا حکم دیا۔ ان کیلئے ایک تخت اور ایک بچھونا چمڑے کا لیف صرنا سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علیؑ کیلئے زینت دو۔ اور جناب علیؑ کو کہلا بھیجا کہ جب جناب سیدہ فاطمہؑ پہنچیں تو تعجیل نہ کریں۔ پس جناب سیدہ ام ایمنؓ کے ساتھ جناب علیؑ کے گھر میں تشریف لے گئیں اور یہ گھر میں ایک طرف بیٹھ گئیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لے کر تشریف لائے اور اس میں اپنا لعاب دہنِ مبارک سے ڈالا اور جناب سیدہ فاطمہؑ سے فرمایا آگے آ۔ وہ آگے آگئیں۔ حضرت ﷺ نے انؑ کی چھاتی اور سرِ مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دے کر دعا کی کہ اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے لئے اور اس کی ذریت کیلئے شیطان رجیم سے۔ پھر جنابِ علیؑ سے فرمایا اب آپؑ اپنے اہل کے پاس تشریف لے جائیں ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے۔ پس جناب سیدہ فاطمہؑ رونے لگیں۔ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا فاطمہؑ تم روتی ہو، میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور سب سے

Publisher: FALAQ-E-ALVIA UL GADRIA (trust) ... Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: ...@yahoo.com

اچھے خلق والا ہے۔ فرمایا آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے ان کا دروازہ بند کردیا۔ (اخرجہ احمد وابو حاتم والنسائی وابوالخیر الحاکمی)

ذکر اس امر کا کہ جنابِ سیدہؑ کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہ تحقیق پروردگار عز وجل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہؑ کا علیؑ سے نکاح کردوں۔ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والطبرانی فی الکبیر)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جناب سیدہ فاطمہؑ کی خواستگاری کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یا ابا بکرؓ! امرِ خدا نازل نہیں ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیوں کے ساتھ خواستگاری کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکرؓ کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؑ سے کہا گیا اگر آپؑ خواستگاری کرتے تو جناب سیدہ فاطمہؑ کیلئے زیادہ حقدار تھے۔ جناب علیؑ نے فرمایا میں کس طرح سے استدعا کروں کیونکہ اشرافِ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ان کی نسبت استدعا کی اور حضور ﷺ نے ان کا نکاح نہیں کیا۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علیؑ سے نکاح کردیا اور فرمایا کہ مجھ کو اس کا حکم پروردگار نے کیا ہے۔ (اخرجہ احمد)

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جنابِ علیؑ کا ذکر کیا گیا، وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے، بہ تحقیق جبرئیلؑ نازل ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو امر کرتا ہے کہ آپ ﷺ فاطمہؑ کا علیؑ سے نکاح کردیں۔ (اخرجہ ابن السمان)

حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے یا علیؑ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھ سے فاطمہؑ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اس کا مہر قرار دیا ہے، پس جو شخص بحالت تیرے بغض

Publisher: FALAQ E AL MAUL GADRIA ... Iqbal ... Karachi ... Pakistan ... email ... @yahoo

کے اس پر چلتا ہے، اس پر اس کا چلنا حرام ہے۔ (اخرجہ الدیلمی)

جنابِ سیدہ علیہا السلام کا مہر

جنابِ سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علماء کا اختلاف ہے۔ روایت ہے کہ ان کا مہر زرہ تھی کیونکہ جنابِ علیؑ کے پاس اس وقت سونے چاندی سے کچھ موجود نہ تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنابِ علیؑ نے چار سو اسی درہم پر ان سے نکاح کیا تھا۔ (استیعاب عبدالبر)

ذکر اس بات کا کہ جنابِ سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

1۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ﷺ نے جناب علیؑ سے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے تیرا نکاح فاطمہؑ سے کیا ہے اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ ان پر در و یاقوت نثار کرے۔ پس اس نے در و یاقوت ان پر نثار کیے۔ (اخرجہ الملافی سیرتہ)

2۔ حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب سیدہ فاطمہؑ سے فرمایا فاطمہؑ! جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تم کو علیؑ کی ملکیت میں دے، جبرئیل کو حکم دیا، اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندھیں، پھر ان پر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر جنت کے درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ پھلوں سے بارور ہوا، پھر اس کو حکم دیا اور اس نے ان زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا۔ پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اس کی وجہ سے قیامت تک فخر کرتا رہا۔ (اخرجہ الدیلمی)

3۔ بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسالت مآب ﷺ ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کا رُخِ انور چاند کے ہالے کی طرح سے نورانی تھا۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف

Publisher: HALQA E AWAIL E TRIA ... st-8, block 1... Gulshan e Iqbal, Karachi 75300 Pakistan ... @yahoo.com

نے اٹھ کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج چہرۂ اقدس پر کیسا نور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بھائی اور ابنِ عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے۔ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے ساتھ فاطمہؑ کا نکاح کیا ہے اور رضوان خازنِ جنت کو حکم کیا ہے، اس نے طوبیٰ درخت کو ہلایا ہے، وہ بارور ہوگیا ہے یعنی اس کا ہر ایک پتہ برات نجات کا کاغذ بن گیا اور شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے ہوئے ہر ایک فرشتے کو وہ برات کا کاغذ دیا۔ جبکہ قیامت اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی، پس میرے اہلبیتؑ کا محبّ باقی نہیں رہے گا کہ اس پر وہ برات کا کاغذ نہ گرے، اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور عورتوں کیلئے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوئے۔ (رواہ ابوبکر الخوارزمی)

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کا بیان

ابو عمرؓ کہتے ہیں کہ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جناب علیؑ کیلئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور ام کلثومؓ اور زینبؓ کو پیدا کیا ہے اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے ان کے سوا دوسرا نکاح نہیں کیا جب تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ (استیعاب)

جنابِ سیدہ علیہا السلام آنحضرت ﷺ کے ساتھ سب سے اول آخرت میں لاحق ہوں گی

1۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہؑ! تم سب میرے اہل سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ (اخرجہ الدیلمی)

2۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب فاطمہؑ کے سوا کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے شبیہ نہیں تھا۔ جب وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور میں تشریف لاتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہؑ تشریف لائیں اور حضرت

ﷺ پر جھک گئیں، پھر سر اٹھا کر رونے لگیں اور پھر دوبارہ جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے تم کو دیکھا جب کہ آپؓ پہلی مرتبہ آنحضرت ﷺ پر جھکیں تو سر اٹھا کر رونے لگیں اور پھر دوبارہ جھکیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں، آپؓ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا اس وقت اس کے افشا کا اندیشہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے خبر دی تھی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہیں، اس لئے میں رونے لگی، پھر مجھ کو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجھ سے ملنے والی ہو، پس اس وجہ سے میں ہنسنے لگی۔ (اخرجہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے وصال کا بیان

1۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے اپنی مدتِ حیات میں نہیں ہنسیں اور غم میں پگھلتی رہیں اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے دیدار کے شوق میں پگھلتی رہیں۔ (اخرجہ ابنِ عساکر فی تاریخہ)

2۔ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وصال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور رات کے وقت دفن ہوئیں۔ (اخرجہ ابنِ عساکر)

3۔حضرت عروہؓ سے مروی ہے کہ بتحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئیں۔ (استیعاب)

4۔بعض راویوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جناب سیدہؓ نے اپنے والد بزرگوار ﷺ کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے۔ (استیعاب)

5۔ابن شہاب زہری جنھوں نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمرو بن عبدالعزیز بیان کیا ہے

Publisher: FALAQ-E-AL-E-... QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan ...@yahoo.com

روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہؓ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہیں ہیں۔(استیعاب)

6۔ابن بریدہ کہتے ہیں کہ جناب سیدہؓ ستر دن آنحضرت ﷺ کے بعد زندہ رہیں۔(استیعاب)

7۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہیں۔(نزل الابرار)

8۔بعض نے چالیس دن بھی کہے ہیں۔(نزل الابرار)

9۔عبداللہ بن حارث اور عمر بن دینار کہتے ہیں کہ اپنے والد ﷺ کے آٹھ مہینے بعد جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے۔(استیعاب)

اور زیادہ ترصحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہؓ اپنے والد ماجد ﷺ کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہیں اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔(استیعاب)

10۔مدائنی کہتے ہیں کہ جناب سیدہؓ نے تیسری رمضان سہ شنبہ کے دن سنہ گیارہ ہجری میں وفات پائی ہے اس وقت ان کی عمر انتیس برس کی تھی۔(استیعاب)

11۔ابن خشاب کہتے ہیں کہ جناب سیدہؓ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی۔(تاریخ موالید والوفات اھل البیت)

12۔زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میں نے جناب عبداللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدینؑ سے پوچھا: یا محمدؒ! جناب سیدہ علیہم السلام کا سن مبارک وفات کے وقت کیا تھا؟ فرمایا تیس برس کا۔(استیعاب)

13۔جناب سیدہؓ کے غسل میں علماء کا اختلاف ہے۔حضرت امام احمد بن حنبلؒ جناب اُم المومنین اُم سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہؓ بیمار ہوئیں اور ان کا مرض طول پکڑ گیا۔ایک دن صبح کو اُٹھیں ان کا مزاج مبارک جیسے کہ تھا ویسے ہی علیل تھا۔جناب علیؑ گھر سے باہر تشریف لے گئے، جناب سیدہؓ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمیں غسل کرا۔آپؓ نے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور

Published: HALQA E ALVIA UL QADRIA (Trust) ... Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan ... @yahoo.com

ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بھی بدرجہا بہتر تھا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ۔ خادمہ نئے کپڑے لائی آپؑ نے اس کو پہنا۔ پھر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گھر کے آنگن میں بچھاؤ۔ خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچھا دیا آپؑ روقبلہ ہوکر لیٹ گئیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رُخسار کے نیچے رکھ لیا۔ اور فرمایا میں اس وقت انتقال کرنے والی ہوں اور میں نے غسل کرلیا ہے، مجھے اب کوئی نہ کھولے۔ یہ فرما کر وہ دار آخرت کو رحلت کر گئیں۔ پھر جناب علیؑ تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا خدا کی ہے ان کو کوئی کھولے گا۔ پس اسی طرح سے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے اور نماز ادا کی اور ان کو دفن کر دیا۔ (تذکرۃ خواص الامۃ)

14۔ نزول الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ جناب سیدہؑ اسی غسل سے دفن ہوئی ہیں جو کہ بحالت حیات خود انہوں نے کیا تھا اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ ان کے والد ماجدﷺ نے ان کے لئے خاص مقرر کی تھی۔

15۔ محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات کے فرشتوں نے ان کو غسل دیا ہے۔ (طبقات ابنِ سعد)

16۔ یہ بھی روایت ہے کہ اسماءؓ بنتِ عمیس نے جناب سیدہؑ کو غسل دیا ہے۔ (تذکرۃ خواص الامۃ)

17۔ زیادہ ترجیح یہ بات ہے کہ جنابِ علیؑ نے اُنؑ کو غسل کو دیا تھا اور اسماءؓ بنتِ عمیس صرف نگہبان تھیں اور یہ بات صرف جنابِ علیؑ ہی کے لئے مخصوص تھی۔ چنانچہ عبدؓاللہ بن مسعود نے اس کی نسبت آپ پر اعتراض بھی کیا تھا۔ جنابِ علیؑ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرتﷺ کے ارشادِ مبارک کو نہیں سنا ہے کہ مجھ سے انھوں نے فرمایا تھا کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں۔ (تذکرۃ خواص الامۃ)

18۔ روایت ہے کہ جنابِ سیدہؑ کی نمازِ جنازہ حضرت علیؑ نے پڑھی تھی اور بعض کہتے ہیں حضرت

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (Trust) st-8, block-10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. Email: ...@yahoo.com

عباسؓ نے پڑھی تھی۔(نزل الابرار)

19۔یہ بھی روایت ہے کہ جناب سیدہؑ عقیل بن ابی طالب کے گھر کے کونے میں دفن کی گئی ہیں۔ (تذکرۃ خواص الامتہ)

20۔اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقد میں آپؑ کا جسدِ اطہر مدفون ہے۔(تذکرۃ خواص الامتہ)

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

1۔حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار گواہ رہیو میں نے پہنچا دیا ہے کہ یہ (یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے۔اے پروردگار جو شخص اس کو دشمن رکھے اس کو اوندھا دوزخ کی آگ میں جا گرا۔(اخرجہ ابن البخاری)

2۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عباسؓ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں جناب علیؑ تشریف لائے اور سلام کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔حضرت عباسؓ نے کہا آیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت رکھتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا اے چچا !واللہ خدا کے لئے میں ان سے نہایت محبت رکھتا ہوں۔بہ تحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب میں قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علیؑ کی صلب میں قرار دیا ہے۔(اخرجہ ابوالخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی)

3۔حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہ تحقیق اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر ایک نبی کی ذریت کو خاص اس کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علیؑ کی صلب سے قرار دیا ہے۔(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

Publisher: HALQA-E-ALVI AL-QADRI ... Block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

4۔ جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ڈھونڈا اور ایک دیوار کے نیچے سویا ہوا پایا۔ آپ نے پائے مبارک سے مجھ کو ہلا کر فرمایا اُٹھ میں تجھ کو خوش کرتا ہوں کہ تو میرا بھائی اور میرے بچوں کا باپ ہے۔ (اخرجہ احمد فی المناقب)

5۔ حضرت محمد بن اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت علیؑ سے فرماتے تھے پس یا علیؑ تو ہمارا داماد اور ہمارے بچوں کا باپ ہے اور تو میرا اور میں تیرا ہوں۔ (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم)

6۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین ﷺ فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہیو میں نے پہنچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور عم اور داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے اے اللہ جو اُسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ میں دھکیل۔ (اخرجہ الشیر ازی فی الالقاب وابن البخاری)

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت ﷺ کی نسل منقطع ہوگئی ہے

1۔ اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ میں ابن اثیر لکھتے ہیں کہ سوائے نسلِ جناب سیدہؑ کے آنحضرت ﷺ کی نسل منقطع ہوگئی ہے۔

2۔ علامہ جلال الدین سمہودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسنؑ صفین کے میدان میں لڑائی کے لئے تشریف لے جارہے ہیں۔ فرمایا اے لوگو! ان دونوں لڑکوں کو یعنی حسنین علیہ السلام کو تھام لو میں ڈرتا ہوں کہ ان کے شہید ہوجانے کی وجہ سے کہیں آنحضرت ﷺ کی نسل منقطع نہ ہوجائے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کیلئے آنحضرت ﷺ کا ولی اور عصبہ ہونا

1۔ جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کی نسبت ایک عصبہ کی طرف کی جاتی ہے مگر فاطمہؑ کی اولاد کے لئے میںؐ ولی اور عصبہ ہوں۔ (اخرجہ الطبرانی)

Publisher: HALQA-E-QADRIA (Trust) 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-753.. Pakistan. E-mail: ...@yahoo.com

2۔حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کیلئے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اس کی طرف اُن کو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہؑ کہ ان کے لئے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عطرت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ (اخرجہ الحاکم فی المستدرک و ابن عساکر فی تاریخہ)

3۔روایت ہے کہ جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ ﷺ کیونکر کہلاتے ہو باوجود یہ کہ آپ تو حضرت علیؑ کی ذریت ہیں؟ جناب امام علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے اور عیسیٰ۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ عیسیٰؑ کا تو باپ نہیں، وہ اپنی ماں کی وجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ٹھہرے۔ (صواعق محرقہ)

4۔شعبی اور قاری عاصم ابن النجو ربیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر ہوئی کہ یحیٰ بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ آنحضرت ﷺ کی ذریت ہیں۔ اس وقت یحیٰ خراسان میں تھے۔ حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیٰ بن یعمر کو میری طرف روانہ کر ۔قتیبہ نے یحیٰ کو حجاج کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ سامنے آئے، حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن اور حسینؑ آنحضرت ﷺ کی ذریت ہیں۔ یحیٰ نے کہا ہاں۔ شعبی کہتا ہے مجھے یحیٰ کے بے دھڑک ہاں کہنے سے تعجب آیا۔ حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر اور قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ کی آیت کو دلیل میں پیش نہ کریو۔ یحیٰ نے کہا اگر میں نے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن شریف سے واضح طورج پر پیش کی تو تو مجھ کو امان دے گا؟ حجاج نے کہا ہاں۔ یحیٰ نے یہ آیت پڑھی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہم نے اس کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ سب کو ہم نے ہدایت کی اور نوحؑ کو ہم نے ہدایت کی اس سے پہلے اور اس کی ذریت سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ اس طرح سے ہم جزا دیتے ہیں محسنوں کو اور زکریاؑ اور یحییٰؑ

اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ ہر ایک نیکوں میں سے) پھر یحییٰ بن یعمر نے کہا عیسیٰ کا کون باپ تھا اور سبحانہ و تعالیٰ نے ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں ملا دیا ہے اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسنؑ اور حسینؑ اور آنحضرت ﷺ سے کہیں زیادہ ہوا ہے۔ (تاریخ ابن خلکان)

قیامت کے دن بجز آنحضرت ﷺ کے نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

1۔ جناب حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گی، بجز میرا نسب اور سبب اور ہر ایک ماں کے بیٹوں کے لئے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہؑ کے کہ میں ان کا باپ اور عصبہ ہوں۔ (اخرجہ ابوصالح و ابونعیم فی الحلیۃ و ابن السمان و المسلم فی المتابعات والدار قطنی والطبرانی فی الاوسط والبیہقی وابوالحسن المغازلی فی المناقب والدولابی)

جناب سیدہ علیہا السلام اور ابن عمرؓ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی حدیث کی حضرت عمرؓ سے تصحیح ہو چکی ہے کہ انہوں نے سرور عالم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہو گی، بجز میرے سبب اور نسب کے۔ (اخرجہ اطبرانی)

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور طاہر ہونا

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب سرور عالم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ حضور ﷺ وحی کے نزول سے بے ہوش ہو گئے۔ جبکہ ہوش میں آئے مجھ سے فرمایا اے انسؓ تو جانتا ہے کہ جبرئیلؑ میرے پاس کیا پیغام لایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؑ کا علیؑ سے نکاح کروں۔ تو جا ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بلا لا۔ جب جناب علیؑ تشریف لائے آپؐ نے ان سے ارشاد کیا یا علیؑ

Published by: ALLAMA ALVI AL-QADRI (trust) ... Iqbal, Karachi-75300, Pakistan ... email: ...yahoo.com

بہ تحقیق پروردگار عالم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؓ کا تجھ سے نکاح کر دوں پس میں نے تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے۔ آیا تو راضی ہے؟ جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں راضی ہوں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں میں سے بہت سے طیب پیدا کرے۔ انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں سے بہت سے طیب پیدا کئے ہیں۔ (اخرجہ ابوالخیر قذوینی والرویانی فی مسندہ والدولابی والسعہودی فی جواہر العقدین)

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہ تحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت کو جنت میں داخل کیا ہے۔ (اخرجہ الطبرانی)

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے فاطمہؓ! تم جانتی ہو کہ میں نے تمہارا نام فاطمہؓ کیوں رکھا ہے؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے کیوں فاطمہؓ نام رکھا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ پروردگار نے اس کو اور اس کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔ (اخرجہ ابوالقاسم الدمشقی ونقلہ محبؒ الطبری عن مسند علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ)

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے غیر معذب ہونا

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ جناب سیدہ فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہیں کرنے والا۔ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

☆☆☆☆☆